خبرنامہ

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام
یوم اساتذہ کے موقع پر درس وتدریس سے وابستہ شعرا کے مشاعرے کا انعقاد

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام یوم اساتذہ کے موقع پر درس وتدریس سے وابستہ شعرا کے مشاعرے کا انعقاد آڈیٹوریم، ذاکرحسین دلی کالج (ایوننگ) میں کیا گیا، جس کی صدارت پروفیسر الطاف احمد اعظمی، سابق وائس چیئرمین، اردو اکادمی، دہلی نے کی۔اس مشاعرے کے انعقاد اوراس کی کامیابی میں دہلی کے وزیراعلیٰ اروند کجریوال اور نائب وزیراعلیٰ منیش سسودیا نے خصوصی دلچسپی لی ۔یوم اساتذہ کی مناسبت سے اس مشاعرے کا انعقاد ذاکرحسین دلی کالج میں نائب وزیراعلیٰ منیش سسودیا کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے ہی کیا گیا تاکہ یوم اساتذہ پر ہونے والے مشاعرے سے اساتذہ، طلبا اور طالبات لطف اندوز ہوسکیں۔

مشاعرے کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر برائے خوراک ورسد، حکومت دہلی عمران حسین نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے تمام اساتذہ اور شعرا اساتذہ کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔یہ مشاعرہ یوم اساتذہ کے موقع پر منعقد ہوا ہے اور ہر سال اردو اکادمی اس موقع پر کامیاب مشاعرے منعقد کرتی ہے۔عام طور پر اردو اکادمی کے تمام پروگرام اور مشاعرے کامیاب ہوتے ہیں۔میں اردو اکادمی سے مطالبہ کرتا ہوں کہ نئے پرانے چراغ کے علاوہ ایک اسی طرح کا مشاعرہ پورے اہتمام کے ساتھ ان طلبہ وطالبات کے لیے بھی منعقد کرے، جو طلبہ وطالبات مذاقِ سخن رکھتے ہیں اور شاعری کرتے ہیں۔تمام اساتذہ کو میں اپنی پارٹی، وزیراعلیٰ اور نائب وزیراعلی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔مہمانِ خصوصی محترمہ آتشی، ممبر ریاستی مشاورتی کونسل برائے تعلیم، دہلی نے کہا کہ یہ مشاعرہ یوم اساتذہ کے موقع پر منعقد ہوا ہے۔یہاں زیادہ تر طلبہ وطالبات موجود ہیں، مجھے خوشی ہے کہ انہیں آج اپنے اساتذہ کی ایک نئی صلاحیت اوران کا نیا رنگ وروپ دیکھنے کو ملے گا۔یقیناً کلاس میں تمام طلبہ وطالبات کو اساتذہ سے ڈانٹ سننے کو ملتی ہوگی مگر آج اساتذہ پیار ومحبت کی بات شعری زبان میں کریں گے، زمانے کا تقاضا بھی ہے کہ ہماری نئی نسل کو اساتذہ انسانوں سے محبت کا سلیقہ سکھائیں۔یہ مشاعرہ نہ جانے کتنے طلبہ وطالبات کی عملی تربیت کرے گا۔اردو اکادمی کے اس کامیاب اور دہلی کے معروف کالج میں مشاعرے کے انعقاد پر میں اردو اکادمی کے اراکین کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور تمام اساتذہ کو بھی یوم اساتذہ کی بہت بہت مبارک باد۔اگر کسی سماج میں اچھے اساتذہ نہ ہوں تو وہ سماج فلاح و بہبود نہیں پا سکتا۔

اردو اکادمی، دہلی کے سکریٹری ایس ایم علی نے مہمانوں، شعرا اور سامعین کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس مشاعرہ کا انعقاد یوم اساتذہ کی مناسبت سے کیا جاتا ہے، اس لیے صرف اساتذہ ہی شاعر کی حیثیت سے شرکت کرتے ہیں۔مجھے خوشی ہے کہ طلبہ وطالبات یوم اساتذہ کے موقع پر منعقد مشاعرے میں کافی تعداد میں موجود ہیں۔میں آپ سب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اردو اکادمی کے تمام پروگراموں میں شرکت کیا کریں۔آپ ہی اردو اور پوری قوم کے مستقبل ہیں۔آپ سے بہت ساری امیدیں وابستہ ہیں۔پروفیسر شہپر رسول، صدر شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ کوئی استاد طالب علم کی عدم موجودگی میں استاد نہیں بن سکتا۔اس لئے یہ سمجھنا چاہیے کہ آج کا دن طلبہ واساتذہ دونوں کا دن ہے۔ذاکرحسین دلی کالج کا یہ آڈیٹوریم بھی ہمیں یہی بتا رہا ہے، جہاں موجود سامعین کی اکثریت طلبہ وطالبات کی ہے۔اساتذہ کی اہمیت میں تبھی چار چاند لگتے ہیں، جب ان کے ہونہار اور کامیاب طلبہ ہوتے ہیں۔تمام اساتذہ اس مشاعرے میں شوق سے تشریف لاتے ہیں۔آج جو اساتذہ شعرا یہاں تشریف رکھتے ہیں ان میں کئی ایسے ہیں، جو بحیثیت شاعر و بحیثیت استاذ عالمی شہرت واہمیت کے حامل ہیں۔

مشاعرے کی نظامت کرتے ہوئے جواہرلعل نہرو یونیورسٹی کے استاذ اور شاعر ڈاکٹر شفیع ایوب نے تمام سامعین بالخصوص طلبہ وطالبات کو یوم اساتذہ کے آغاز اور ملک کے پہلے نائب صدر اور دوسرے صدر جمہوریہ سروپلی رادھا کرشنن کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔انہوں نے اس موقع پر ایسی باتیں کیں تاکہ طلبہ وطالبات ان باتوں سے روشنی اور ترغیب حاصل کرسکیں۔

یوم اساتذہ کی مناسبت سے منعقد مشاعرے میں وزیر خوراک ورسد، دہلی حکومت عمران حسین، محترمہ آتشی، ممبر ریاستی مشاورتی کونسل برائے تعلیم، دہلی حکومت اور نائب وزیراعلی کی مشیر محترمہ ابھینندتا نے تمام شعرا کو گلدستہ پیش کرکے ان کا استقبال کیا۔اردو اکادمی کے سکریٹری ایس ایم علی اور اسسٹنٹ سکریٹری مستحسن احمد نے تمام معزز مہمان وزیر خوراک ورسد عمران حسین، ممبر اسمبلی حاجی اشراق، محترمہ آتشی اور محترمہ ابھینندتا کو گلدستے پیش کیے:

مشاعرے میں پیش کیے گئے منتخب اشعار قارئین کے ذوق کی تسکین کے لیے پیش ہیں:

کیا پوچھتے ہو مجھ سے مرا حالِ زندگی
میں پتھروں کے شہر میں آئینہ ساز ہوں
(پروفیسر الطاف احمد اعظمی)

یہ دور وہ ہے کہ جس میں خطا زیادہ ہے
خطا بھی ایسی کہ جس کی سزا زیادہ ہے
(ڈاکٹر جی۔ آر۔ کنول)

بد دعا اس نے مجھے دی تھی دعا دی میں نے
اُس نے دیوار اٹھائی تھی گرادی میں نے
(پروفیسر شہپر رسول)

ہارنے والے بھی ہیں میرے قبیلے ہی کے لوگ
جیت بھی جاؤں تو پھر آنکھ ملانا مشکل
(ڈاکٹر خالد علوی)

آنکھ بس بند کی اور اس کے حضور آ بیٹھے
ذکر سنتے تھے بہت تختِ سلیمانی کا
(ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی)

اُدھر کے رُخ سے جو دیکھ آئے وہ سچ نہیں تھا
اِدھر سے دیکھو کچھ اور منظر دکھائی دے گا
(راشد جمال فاروقی)

کیا دل میں بساؤں تیری صورت
آئینے میں عکس ہے نہیں ہے
(پروفیسر احمد محفوظ)

غمِ حیات شریک حیات ہے عارف ہے
غمِ حیات سے اتنا ڈرا نہیں کرتے
(عارف عثمانی)

اُس بے وفا کی دیکھیے تصویر بن گئی
میں نے لہو اُگل دیا جب کینواس پر
(اعجاز انصاری)

اب عبادت میں خلل ڈال نہ پائے گی کبھی
کوئی پازیب کی جھنکار بھی انشاء اللہ
(ڈاکٹر فریاد آزر)

وہ چاہتا ہے ہم کو ذرا غیریت کے ساتھ
رکھتا ہے روز نام ہمارے نئے نئے
(ڈاکٹر ظہیر رحمتی)

زندگی اس قدر لطیف نہ ہو
کچھ تو رشتے خراب رہنے دے

اس طرف آتشیں مناظر ہیں
اپنی چشم پُر آب رہنے دے
(ڈاکٹر شفیع ایوب)

میں نے تو بس لکیریں کھینچی تھیں
تیری تصویر بن گئی کیسے
(ڈاکٹر عادل حیات)

میں اپنے پیکرِ خاکی سے مطمئن ہی نہیں
مرے خدا مجھے بارِ دگر بنایا جائے
(ڈاکٹر خالد مبشر)

جس کا انجام ہے فنا ہونا
ایسی دنیا کا کیا کرے کوئی
(رؤف رامش)

اس طرح سے بھی مجھ کو ڈبویا گیا
میری کشتی کنارے لگادی گئی
(اختر اعظمی)

پیٹ نکلا ہوا آنکھوں پہ ہے موٹا چشمہ
پان کی پیک بھی دانتوں پہ جمی ہوتی ہے
مجھ کو ٹھکرایا تھا جس نے کبھی گنجا کہہ کر
اس کے شوہر کو جو دیکھیں تو خوشی ہوتی ہے
(انس فیضی)

دشمنی کیجیے دوستی کی طرح
دوستی کیجیے بندگی کی طرح
(ڈاکٹر شبانہ نذیر)

دل کے موسم کو کسی طور سہانا کردے
زندگی کرنے کا کوئی تو بہانا کردے
(ڈاکٹر نگار عظیم)

صرف پہچان تھی پہچان بھی باقی نہ رہی
تم میری جان تھے اور جان بھی باقی نہ رہی
(ڈاکٹر عفت زرّیں)

حسرتوں پر اڑان رہنے دے
صرف رنگِ ملال رہنے دے
دینے والا سبھی کو دیتا ہے
تو ہمارا خیال رہنے دے
(ڈاکٹر شہلا نواب)